R.N.I.No.APURD/2013/54302

ہفتہ روزہ حیدرآباد

فلک نما نیوز

FALAKNUMA NEWS

FALAKNUMA NEWS Urdu Weekly Hyderabad.

Editor In Chief: MOHD ATHER RAHEEM

www.falaknumanews.in

ISLAMIA GROUP OF INSTITUTIONS
SRT COLONY YAKUTPURA, HYD-23
COURSES OFFERED
JUNIOR: C.E.C/BI.P.C/M.P.C/M.E.C
DEGREE: BA/B.COM/B.SC/BBA/BCA
P.G : M.A (Eng)/M.COM, M.SC (Nutrition & Dietetics) M.SC. (Bot) & M.SC (Chemistry), MSc Maths
LAW : BA, BBA, 5YDC/LLB 3YDC, LLB (Hon's)
Contact No:: 9347683872

۱۴ر اکتوبر ۲۰۲۵ء DATE:14-10--2025 جلد(13) شمارہ(38) قیمت ایک روپیہ صفحات(4)

حیدرآباد کی ہمہ جہتی ترقی پر ہر سال 10 ہزار کروڑ کا خرچ: بھٹی وکرمارکا

رئیل اسٹیٹ کاروبار عروج پر، اراضیات کی قیمتوں میں اضافہ، رئیل اسٹیٹ ڈیولپمنٹ کونسل کے کنونشن سے خطاب

حیدرآباد۔ ڈپٹی چیف منسٹر بھٹی وکرمارکا نے کہا کہ حکومت حیدرآباد کی ہمہ جہتی ترقی کے عہد کی پابند ہے اور شہر کو عالمی معیار کی انفراسٹرکچر سہولتوں سے آراستہ کیا جائے گا۔ بھٹی وکرمارکا نے رئیل اسٹیٹ کے تیزی سے فروغ کا ذکر کیا اور کہا کہ حیدرآباد کے اطراف رئیل اسٹیٹ کی ترقی سے اراضیات کی قیمت میں اضافہ ہوا ہے۔ حال ہی میں حکومت کی جانب سے آکشن کے ذریعہ فروخت کی گئی اراضی 177 کروڑ فی ایکر کے حساب سے فروخت کی گئی۔ بھٹی وکرمارکا ہائی ٹیکس میں نیشنل رئیل اسٹیٹ ڈیولپمنٹ کونسل کے 15 ویں کنونشن سے خطاب کر رہے تھے۔ وزیر سیاحت جوپلی کرشنا راؤ اور اعلیٰ عہدیداروں نے بھی شرکت کی۔ ڈپٹی چیف منسٹر نے رئیل اسٹیٹ کمپنیوں پر زور دیا کہ وہ اپنے پراجکٹ کے سلسلہ میں متوسط اور لوور میڈل کلاس خاندانوں کی ضرورتوں کو پیش نظر رکھیں۔ انہوں نے کہا کہ حیدرآباد میں مستقبل قریب میں صرف الیکٹرک بسیں چلائی جائیں گی تاکہ آلودگی پر قابو پایا جاسکے۔ انہوں نے کہا کہ ملک کی کسی اور ریاست میں تلنگانہ کی طرح بہتر رہائشی سہولتیں دستیاب نہیں ہیں۔ انہوں نے کہا کہ وہ رئیل اسٹیٹ کمپنیوں کا حیدرآباد میں استقبال کرتے ہیں۔ ڈپٹی چیف منسٹر نے تلنگانہ میں سیاحت کے فروغ کیلئے حکومت کے اقدامات میں رئیل اسٹیٹ کمپنیوں کی شمولیت پر زور دیا۔ حیدرآباد کو عالمی طرز کی انفراسٹرکچر سہولتوں کا حوالہ دیتے ہوئے بھٹی وکرمارکا نے کہا کہ شہر کے اطراف مختلف علاقوں کو ترقی دی جارہی ہے اور بڑے پیمانہ پر سرمایہ کاری کے امکانات ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ شہری ترقی اور خاص طور پر حیدرآباد کی ترقی کیلئے ہر سال 10 ہزار کروڑ مختص کئے جارہے ہیں۔ گزشتہ دو برسوں میں حیدرآباد میں 20,000 کروڑ مالیت کے ترقیاتی کام انجام دیئے گئے اور یہ پراجکٹ ترقی کی بہترین مثال ہے۔ انہوں نے کہا کہ حیدرآباد میں 39 سیوریج ٹریٹمنٹ پلانٹس کو منظوری دی گئی ہے جس پر 11927 کروڑ خرچ کئے جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ بہتر پینے کے پانی کی سہولت فراہم کی جائے گی جس کے لئے 13704 کروڑ کی تجاویز ہیں۔ بھٹی وکرمارکا نے کہا کہ سیوریج اور پینے کے پانی کی سربراہی پر 25631 کروڑ کی سرمایہ کاری کا منصوبہ ہے۔ بھٹی وکرمارکا نے کہا کہ اراضیات کے حالیہ آکشن میں فی ایکر 177 کروڑ اراضی فروخت کی گئی۔ انہوں نے کہا کہ ہراج میں 25 بلڈرس نے شرکت کی اور اراضی کے لئے فی ایکر 150 کروڑ کی بولی دی گئی۔ انہوں نے کہا کہ پیراڈائز جنکشن تا نیشنل ہائی وے 1487 کروڑ کے سرمایہ سے ایلیویٹیڈ کوریڈار تعمیر کیا جائے گا۔ چیف منسٹر ریونت ریڈی نے ڈیفنس کی اراضی کے لئے وزیر دفاع سے نمائندگی کی گئی۔ شاہ میر پیٹ میں سڑک کی توسیع کے کاموں پر 3619 کروڑ کے اخراجات کا منصوبہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ حیدرآباد ملک کا واحد شہر ہے، جہاں 24 گھنٹے معیاری برقی سربراہ کی جاتی ہے اور پانی کی سربراہی کا موثر انتظام ہے۔ انہوں نے کہا کہ گوداوری سے حیدرآباد کے ذخائر آب کو پانی کی منتقلی کا منصوبہ ہے۔ حیدرآباد کو کلین اینڈ گرین سٹی میں تبدیل کرنے کیلئے مستقبل میں صرف الیکٹرک بسیں چلائی جائیں گی۔ حکومت تعلیم اور صحت کے شعبہ جات کو ترجیح دے رہی ہے اور ہر اسمبلی حلقہ میں 25 کروڑ سے اقامتی اسکولس کی تعمیر کا منصوبہ ہے۔ سرکاری دواخانوں میں بہتر خدمات کیلئے اپ گریڈ کیا گیا ہے۔ بھٹی وکرمارکا نے رئیل اسٹیٹ بزنس کی حکومت کی جانب سے حوصلہ افزائی کا تیقن دیا۔

ISLAMIA COLLEGE OF LAW
Affiliated to Osmania University, Approved by B.C.I., New Delhi,
Address : #18-13-8/IHC/15, Chandrayangutta, Bandlaguda, Hyd

Head Office: #17-3-1/5, SRT Colony, Yakuthpura, Hyd.
Ph. No: 9347683872, Website: www.islamiacollegeoflaw.co.in

SPOT ADMISSION NOTIFICATION 2025-2026

The Candidates, who have been allotted a seat in the College, have to report on or before 21st October 2025, otherwise his / her admission stands cancelled. The Left over seats details list available at our website www.islamiacollegeoflaw.co.in

SL.NO.	COURSE	VACANT SEATS
1	LL.B. (3 YDC)	39
2	LL.B. HONS (3 YDC)	9
3.	BA-LL.B. (5 YDC)	20
4.	BBA-LL.B (5 YDC)	19

The Interested candidates who have qualified in TGLAWCET-2025 may apply for Spot Admission through our college link:
https://lawcetadm.tgche.ac.in/spot/info/?cc=iscl
The Candidates must report to the College Head Office (Yakuthpura) on 22nd October 2025 before 12:00 Noon and submit all original certificates along with 3 sets of Xerox.

Note: Spot Admission Candidates are not eligible for Scholarship Reimbursement.

ہفتہ روزہ
فلک نما نیوز
حیدرآباد
FALAKNUMA NEWS
Urdu Weekly Hyderabad

غزہ منصوبے کی اسرائیلی کابینہ سے منظوری کے بعد آگے کیا ہوگا؟

آج جمعے کو علی الصبح اسرائیلی حکومت کی جانب سے غزہ میں جنگ بندی کے پہلے مرحلے کی منظوری کے بعد توقع ہے کہ 72 گھنٹوں کی مدت کے دوران اسرائیلی فوج متعین کردہ مقامات تک واپس چلی جائے گی۔ اسی دوران اسرائیلی قیدیوں اور فلسطینی قیدیوں کا تبادلہ بھی مکمل کیا جائے گا۔تفصیلات کے مطابق یہ معاہدہ مصر کے شہر شرم الشیخ میں چار روزہ بالواسطہ مذاکرات کے بعد طے پایا۔ مذاکرات میں اسرائیل اور حماس کے وفود نے شرکت کی، جب کہ مذاکرات کی سرپرستی مصر، قطر اور امریکہ نے کی اور ترکی نے بھی اس میں حصہ لیا۔معاہدے کی دستاویز کے مطابق جنگ فوراً بند کر دی جائے گی اور فضائی، زمینی اور توپ خانے کی کارروائیاں مکمل طور پر رک جائیں گی۔ صرف محدود تعداد میں نگرانی کے طیارے رہیں گے تاکہ معاہدے کے نفاذ کی نگرانی کی جا سکے۔ آج سے انسانی امداد بین الاقوامی نگرانی کے تحت داخل کی جائے گی، اقوامِ متحدہ اور ریڈ کراس کی براہِ راست نگرانی میں امدادی قافلے غزہ پہنچیں گے اور یہ سلسلہ کم از کم 72 گھنٹے تک بلا رکاوٹ جاری رہے گا۔ اسرائیلی فوج غزہ کے شمالی اور وسطی حصوں سے متعین کردہ حدود تک پسپا ہو گی اور محفوظ علاقوں میں چلی جائے گی۔ غزہ میں موجود تمام اسرائیلی قیدیوں کو ان فلسطینی قیدیوں کے بدلے رہا کیا جائے گا جن کے نام فہرست میں شامل ہیں۔ یہ عمل کسی براہِ راست نشریات یا میڈیا کوریج کے بغیر خفیہ طور پر انجام پائے گا تاکہ فریقین اور عملے کی سلامتی یقینی رہے۔ اس پورے عمل کی نگرانی بین الاقوامی ریڈ کراس کرے گی اور صرف وہی ادارہ ثالثوں کو کسی ممکنہ خلاف ورزی سے آگاہ کرے گا۔ جب تک عمل مکمل نہ ہو، کسی بھی مرحلے کی تصاویر یا ویڈیوز شائع کرنے پر مکمل پابندی ہو گی۔ حکومت کی منظوری کے بعد 72 گھنٹوں میں پہلے زندہ قیدیوں کو رہا کیا جائے گا، جب کہ جاں بحق افراد کی لاشیں بعد میں منتقل کی جائیں گی۔ اس دوران مصری اور قطری میڈیکل اور انجینئرنگ ٹیمیں غزہ میں داخل ہو کر راستوں کو محفوظ اور ہموار بنائیں گی۔ ایک فلسطینی عہدے دار نے بتایا کہ اسرائیلی قیدیوں کی رہائی کے بدلے تقریباً دو ہزار فلسطینی قیدی رہا کیے جائیں گے، اس کے ساتھ اسرائیلی فوج مخصوص علاقوں سے پسپا ہو گی اور امدادی قافلوں کے لیے مزید راستے کھولے جائیں گے۔ ایک مشترکہ رابطہ مرکز قائم کیا جائے گا جس میں مصر، قطر، ترکی، امریکا، اسرائیل اور تنظیم حماس کے نمائندے شامل ہوں گے۔ یہ مرکز 24 گھنٹے ممکنہ خلاف ورزیوں کی نگرانی کرے گا۔ یہ پہلا موقع ہے کہ ترکی کا نام بطور شریکِ نفاذ شامل کیا گیا ہے، محض مبصر کے طور پر نہیں۔ معاہدے کے نفاذ کے 72 گھنٹے بعد اسرائیل ان فلسطینی قیدیوں کی رہائی شروع کرے گا جن پر طویل المدتی یا عمر قید کی سزائیں ہیں، اور تنظیم حماس نے کہا ہے کہ وہ اس اقدام کو نیک نیتی کی علامت سمجھے گی جو آئندہ مرحلے کی راہ ہموار کرے گا۔ امریکی مذاکرات کاروں کے مطابق اگلا مرحلہ ایک عارضی مگر طویل المدتی جنگ بندی پر مشتمل ہوگا، جس کے دوران غزہ کے انتظامی امور پر مذاکرات ہوں گے۔ یاد رہے کہ اسرائیلی حکومت کی ترجمان شوش بدرسیان نے جمعرات کو کہا تھا کہ معاہدہ حکومت کی منظوری کے 24 گھنٹے بعد نافذ العمل ہوگا۔ انھوں نے مزید بتایا کہ معاہدے کے تحت حماس کو لازم ہے کہ وہ زندہ اور مردہ تمام قیدیوں کو زیادہ سے زیادہ 72 گھنٹوں کے اندر یعنی پیر کے روز تک رہا کر دے۔ ان کے مطابق جنگ بندی کے 24 گھنٹے بعد اسرائیلی فوج مخصوص علاقوں سے انخلا شروع کرے گی، تاہم وہ غزہ کی 53 فی صد زمین پر کنٹرول برقرار رکھے گی۔ یہ منظوری اس اعلان کے بعد سامنے آئی کہ تمام فریقین نے مصر میں امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی پیش کردہ غزہ منصوبے کے پہلے مرحلے پر دستخط کر دیے ہیں، جسے پچھلے ماہ منظرِ عام پر لایا گیا تھا۔

قابض اسرائیل کی درندگی جاری، غزہ پر جنگ بندی کے باوجود بمباری، درجنوں شہید

غزہ میں جنگ بندی کے اعلان کے باوجود قابض اسرائیل کی درندگی اور وحشیانہ بمباری نہ تھم سکی۔ آج جمعہ کے روز اسرائیلی فضائی اور توپ خانے کے حملوں میں کم از کم 8 فلسطینی شہید اور متعدد زخمی ہو گئے، جبکہ گذشتہ حملوں کے ملبے تلے سے مزید 35 شہدا کی لاشیں نکالی گئیں۔ طبی ذرائع کے مطابق آج قابض اسرائیلی فوج کے حملوں میں 8 فلسطینی شہید ہوئے اور ایک زخمی دم توڑ گیا۔ اس کے علاوہ 22 شہدا کی لاشیں ملبے تلے سے برآمد کی گئیں۔ ذرائع کے مطابق الشفا ہسپتال میں 11، المعمدانی ہسپتال میں 17، اور ناصر ہسپتال خان یونس میں 2 شہدا کی میتیں لائی گئیں۔ مقامی ذرائع نے بتایا کہ اب تک ملبے سے نکالے گئے شہدا کی تعداد بڑھ کر 38 ہو گئی ہے۔ قابض اسرائیلی طیاروں نے آج صبح غزہ شہر کے شمال مشرقی علاقے التفاح میں بمباری کی۔ جبالیا النزلہ میں قائم حلیمہ السعدیہ سکول، جہاں درجنوں بے گھر خاندان پناہ لیے ہوئے تھے، پر اسرائیلی حملے میں 5 شہری زخمی ہوئے۔ مرکز اطلاعات فلسطین کے نامہ نگار کے مطابق غزہ بلدیہ کے ایک کارکن کو قابض فوج نے نشانہ بنا کر شہید کر دیا، اس کی میت شیخ رضوان کے علاقے سے ملی۔ خان یونس کے مواصی علاقے میں قابض اسرائیلی گولیوں کا نشانہ بننے والے نوجوان محمود احمد زعرب شہید ہو گئے۔ اسی علاقے میں شمال مغرب میں الطفلی رسل عماد کوارع بھی اپنی زخموں کی تاب نہ لا کر دم توڑ گئی۔ دفاعِ مدنی کی ٹیموں نے شہریوں کی مدد سے پورے غزہ کے مختلف علاقوں سے قابض اسرائیلی طیاروں کی گذشتہ بمباری میں شہید ہونے والے کم از کم 35 فلسطینیوں کی لاشیں برآمد کیں۔ آج صبح قابض اسرائیلی فوج نے رفح کے شمال مغرب اور خان یونس کے شمال مشرق میں الشاکوش علاقے کے اطراف میں گولیاں چلائیں اور دھوئیں کے بم پھینکے۔ اسی دوران قابض اسرائیلی طیاروں نے غزہ کے الشاطیء کیمپ اور تل الھوی محلے پر کئی فضائی حملے کیے، خان یونس پر بھی ایک شدید بمباری کی گئی، جبکہ توپ خانے سے النصیرات کیمپ کے شمال مغربی علاقے کو نشانہ بنایا گیا۔ نتساریم کے اطراف میں صبح سویرے قابض فوج نے گولیاں چلائیں اور روشنی کے بم فائر کیے۔ نامہ نگار کے مطابق قابض اسرائیلی افواج نے کئی علاقوں سے اپنی پوزیشنیں خالی کر کے پیچھے ہٹنا شروع کر دیا ہے، تاہم یہ انخلا بھی توپ خانے کی گولہ باری اور دھوئیں کے بموں کے ساتھ جاری ہے۔ اسرائیلی ویب سائٹ "والا کے مطابق قابض فوج نے غزہ شہر اور الشاطیء کیمپ سے انخلا شروع کر دیا ہے اور وہ طے شدہ لائن کی طرف واپس جا رہی ہے۔ رپورٹ کے مطابق قابض اسرائیلی فوج نے اپنی گولانی بریگیڈ اور دیگر یونٹیں واپس بلا لی ہیں، جبکہ ساتویں بکتر بند بریگیڈ بھی غزہ سے نکل گئی ہے۔ ابتدائی مناظر سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان علاقوں میں گھروں اور بنیادی ڈھانچے کا بڑے پیمانے پر تباہی پھیل چکی ہے۔ غزہ کے محکمہ دفاعِ مدنی کے ترجمان محمود بصل نے شہریوں کو خبردار کیا ہے کہ وہ ان علاقوں میں واپس نہ جائیں جہاں قابض اسرائیلی فوج موجود رہی ہے، خاص طور پر سرحدی علاقوں میں، جب تک باقاعدہ اعلان کے بعد متعلقہ اداروں سے تصدیق نہ ہو جائے کہ قابض افواج مکمل طور پر نکل چکی ہیں۔ قابض اسرائیلی حکومت نے مصر، قطر، ترکیہ اور امریکہ کی ثالثی سے شرم الشیخ میں ہونے والے جنگ بندی معاہدے کی کئی بار تاخیر کے بعد بالآخر باضابطہ منظوری دے دی۔ قابض اسرائیلی میڈیا کے مطابق چار بار مؤخر کیے جانے کے بعد قابض حکومت نے امریکی سابق صدر ٹرمپ کے نمائندوں اسٹیو وٹکوف اور جیرڈ کشنر کی موجودگی میں جنگ بندی معاہدے کی منظوری دی ہے۔

غزہ میں جنگ بندی کا معاہدہ باضابطہ طور پر نافذ، عوام کی واپسی کا آغاز

غزہ میں جنگ بندی کا معاہدہ آج جمعہ دوپہر 12 بجے باضابطہ طور پر نافذ ہو گیا، یہ فیصلہ اس وقت سامنے آیا جب قابض اسرائیلی حکومت نے مصر کے شہر شرم الشیخ میں طے پانے والے معاہدے کی توثیق کی۔ قابض اسرائیلی فوج نے اپنے بیان میں تصدیق کی کہ جنگ بندی معاہدہ دوپہر 12 بجے سے نافذ العمل ہو چکا ہے اور اس کے تحت قابض فوج نے اپنی فورسز کو نئی آپریشنل پوزیشنز پر منتقل کر دیا ہے۔ یہ اقدام جنگ بندی اور اسیران کے تبادلے سے متعلق طے شدہ انتظامات کے مطابق کیا گیا ہے۔ بیان کے مطابق اب شہریوں کو غزہ کے جنوبی علاقوں سے شمالی حصوں تک الرشید سڑک اور صلاح الدین سڑک کے راستے آمد و رفت کی اجازت دے دی گئی ہے۔ ہمارے نامہ نگار کے مطابق، ہزاروں فلسطینی شہریوں نے آج صبح ہی وسطی غزہ سے اپنی بستیوں اور گھروں کی جانب واپسی شروع کر دی۔ کئی خاندان اپنی باقی ماندہ متاعِ حیات کے ساتھ شمالی غزہ کی جانب روانہ ہوئے، جہاں قابض اسرائیل کے وحشیانہ حملوں کے بعد تباہ شدہ علاقے ملبے کا منظر پیش کر رہے ہیں۔ گذشتہ شب حماس کے رہنما خلیل الحیہ نے اپنے ایک ٹی وی خطاب میں اعلان کیا تھا کہ دو برسوں سے جاری قابض اسرائیل کی نسل کش جنگ کے بعد ایک مستقل جنگ بندی معاہدے پر اتفاق ہو گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ حماس اور فلسطینی مزاحمتی قوتوں نے بین الاقوامی ثالثوں کے تعاون سے ایک ایسا معاہدہ طے کیا ہے جس کے تحت جنگ کا مکمل خاتمہ، قابض افواج کا غزہ سے انخلا، رفح کراسنگ کے ذریعے انسانی امداد کی آمد و رفت کی اجازت، اور قیدیوں کا باہمی تبادلہ شامل ہے۔ خلیل الحیہ نے وضاحت کی کہ اس معاہدے کے تحت 250 ایسے فلسطینی اسیران کو رہا کیا جائے گا جنہیں عمر قید کی سزائیں سنائی گئی تھیں، جبکہ 1700 دیگر فلسطینی قیدیوں کو بھی رہائی ملے گی جن میں بچے اور خواتین شامل ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ معاہدہ غزہ کے صامد عوام کے استقامت، قربانی اور صبر کا نتیجہ ہے جنہوں نے قابض دشمن کی درندگی، طغیان اور سفاک جنگی طاقت کا مقابلہ تاریخ ساز جرات و دلیری سے کیا اور اس کے تمام عسکری و سیاسی منصوبے ناکام بنا دیے۔ خلیل الحیہ نے مزید کہا کہ فلسطینی مزاحمت نے ایک نئی تاریخ رقم کی ہے، دنیا کے سامنے یہ ثابت کر دیا کہ غزہ نہ تو ٹوٹ سکتا ہے اور نہ ہی اپنے جائز حقوق سے دستبردار ہوگا۔ انہوں نے بتایا کہ حماس کو اس معاہدے کے مکمل نفاذ کے لیے بین الاقوامی ثالثوں اور امریکی انتظامیہ کی جانب سے تحریری ضمانتیں ملی ہیں، اور اب تمام قومی و اسلامی قوتیں مل کر فلسطینی عوام کے مفاد اور ان کے ناقابلِ تنسیخ حقوق کے تحفظ کے لیے آئندہ اقدامات پر کام جاری رکھیں گی۔

غزہ حکومت کی جنگ بندی کے بعد تعمیر و بحالی کے مرحلے میں تعاون کریں کی اپیل

غزہ کے سرکاری میڈیا دفتر نے عظیم فلسطینی عوام سے اپیل کی ہے کہ وہ جنگ بندی کے بعد شروع ہونے والے تعمیر و بحالی کے مرحلے کی کامیابی کے لیے نظم و ضبط اور بھرپور تعاون کا مظاہرہ کریں۔ دفتر نے جمعہ کو جاری اپنے بیان میں کہا کہ جنگ بندی کے معاہدے پر دستخط کے بعد جب غزہ میں قومی اور انسانی سطح پر ایک نئے دور کا آغاز ہو رہا ہے تو ہم اپنے باہمت فلسطینی عوام سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ تمام سرکاری، سکیورٹی اور انسانی اداروں کے ساتھ مکمل تعاون کریں تاکہ ہر شعبے میں میدانی و پیشہ ورانہ ذمہ داریاں احسن طریقے سے انجام دی جا سکیں، جو ہماری ثابت قدم قوم کے صبر و استقامت کو مزید مضبوط کریں اور ہمارے محصور و صامد غزہ میں زندگی کی بحالی میں مددگار ثابت ہوں۔ بیان میں کہا گیا کہ ہمارا فلسطینی عوام ایک ایسی نسل کش جنگ، قید، قحط اور تباہی کے طوفان سے گزرا ہے جس نے زندگی کے ہر گوشے کو متاثر کیا ہے۔ ہم سب ان کے زخموں کی گہرائی، ان کی تکالیف اور روزمرہ کے مصائب سے بخوبی آگاہ ہیں۔ اسی لیے ہم اس مرحلے سے مکمل قومی و انسانی ذمہ داری کے احساس کے ساتھ گزرنا چاہتے ہیں۔ ہمارا طریقِ کار شہریوں کی دیکھ بھال، ان کے دکھ درد میں شرکت، ان کی تکلیف کم کرنے اور ان کے صبر و ثبات کو تقویت دینے پر مبنی ہے، اور ہم اپنی تمام تر صلاحیتیں اسی مقصد کے لیے وقف کریں گے۔ دفتر نے واضح کیا کہ تعاون، نظم و ضبط اور سرکاری و امدادی اداروں کی ہدایات پر فوری عمل درآمد ہی وہ محفوظ راستہ ہے جو خدمات کی فراہمی کے عمل کو تیز اور آسان بنائے گا اور غزہ کی زندگی کو منظم انداز میں بتدریج بحال کرے گا۔ یہ تمام اقدامات اجتماعی مفاد کے تحفظ اور معاشرتی امن و استحکام کے قیام کے لیے ناگزیر ہیں۔ بیان میں فلسطینی عوام کے صبر، قربانی اور استقامت کو خراجِ تحسین پیش کرتے ہوئے کہا گیا کہ ہم اپنے عوام کے شانہ بشانہ ہیں، ان کے دکھ میں شریک ہیں، ان کی مدد اور اعانت کے لیے ہر ممکن کوشش کر رہے ہیں، ان کے لیے خوراک، علاج، پناہ گاہیں اور بنیادی خدمات کی فراہمی میں اپنی تمام توانائیاں صرف کر رہے ہیں۔ ہم اپنی انسانی اور قومی ذمہ داریوں سے کبھی پیچھے نہیں ہٹیں گے

بھوپال کی خواتین نثر نگار

خواتین ہمارے معاشرہ کا نصف حصّہ ہیں جن کی معقول نمائندگی کے بغیر نہ کوئی سماج ترقی کرسکتا ہے، نہ ادب کو فروغ حاصل ہوسکتا ہے لیکن آج سے ایک صدی پہلے یہ تصوّر ہندوستان میں عام نہ تھا، حالانکہ اُس وقت بھی عورتوں کے بارے میں سوچنے والے اور اُن کے مسائل پر قلم اُٹھانے والے موجود تھے لیکن یہ کام مردوں کے وسیلہ سے ہورہا تھا، ایک طرف گاندھی جی کی تحریک میں عورتوں کی شرکت، دوسری جانب ترقی پسند ادب کی مقبولیت سے خواتین کو اپنی ضرورت اور مسائل پر لکھنے کا حوصلہ ملا، لیکن بھوپال جیسی جاگیردارانہ نظام کی پروردہ ریاست میں سب سے پہلے یہ کام یہاں کی تیسری خاتون حکمراں نواب شاہجہاں بیگم نے انجام دیا، بیگم صاحبہ سے پہلے کوئی خاتون نثرنگار یہاں نہیں ملتی، شاہجہاں بیگم نے شاعری اور نثر میں اپنے جوہر دِکھائے، دوسرے اہلِ قلم کی سرپرستی بھی کی۔ مولوی صدیق حسن خاں سے نکاح کے بعد تو بیگم صاحبہ کی علم پروری میں کافی اضافہ ہوگیا مختلف علوم وفنون کی نہایت بلند پایہ کتابیں حکومت کی سرپرستی میں تصنیف وتالیف ہوئیں۔

نواب شاہجہاں بیگم کی بیٹی نواب سلطان جہاں بیگم نے حکومت وانتظام کے شعبوں میں اپنی صلاحیت کا لوہا منوانے کے ساتھ ساتھ اکتالیس کتابوں کی مصنّفہ کا اعزاز حاصل کیا، اُن کے زمانے میں ریاست کے سبھی قوانین اردو میں مرتّب ہوئے، سبھی مدارس میں اردو کی تعلیم لازم کی گئی، ملازمت کا اعلیٰ معیار اُردو دانی کو قرار دیا گیا، دفترِ تاریخ قائم کرکے بڑے پیمانے پر علمی کتابیں لکھوائی گئیں، مشہور اہلِ قلم حضرات کی بھوپال میں سرپرستی کی گئی اور یہاں کی مالی امداد سے باہر بھی کتابیں شائع ہوئیں، جن میں علامہ شبلی نعمانی کی ''سیرۃ النبیؐ'' سرِفہرست ہے، سلطان جہاں بیگم کی توجہ سے بھوپال میں حمیدیہ لائبریری قائم ہوئی جو علم وادب کا بیش بہا خزانہ تھی، اسی زمانہ میں ''الحجاب'' اور ''ظل السلطان'' کے نام سے خواتین کے دو ماہنامے جاری ہوئے، خود سلطان جہاں بیگم فصیح اردو لکھتیں اور بولتی تھیں، اُنھوں نے مختلف شہروں کی علمی وادبی مجلسوں کے علاوہ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے کانویکشن میں جو تقاریر کیں، وہ اردو نثر کا معیاری نمونہ ہیں، خواتین کے لیے اُن کے کارناموں کے بارے میں مہتمم دفتر تاریخ محمد امین زبیری لکھتے ہیں:

''حقیقت یہ ہے کہ کثرتِ مطالعہ نے جو زمانہ ولی عہدی میں بیگم صاحبہ کا خاص مشغلہ تھا، معلومات میں غیر معمولی وسعت وہمہ گیری پیدا کردی تھی، تصنیف وتالیف کا شوق بھی موروثی وفطری تھا، اس کی طرف بھی توجہ مائل ہوئی، سب سے پہلے ۱۹۰۳ء میں اپنی جدہ محترمہ خلدنشیں کے نقوش قدم پر ''سفرنامہ حرمین شریفین'' مرتّب کرکے شائع کیا، اس کے بعد آخر سال حیات تک تصنیف وتالیف کا مشغلہ رہا، اُنھوں نے ساٹھ سے زیادہ کتابوں کے ترجمے کرائے، جن کا تعلق عورتوں کی زندگی کے مختلف شعبوں سے تھا اور جن کے ۱۰ ہزار ۷ سو ۴۶ مختلف سائز کے صفحات ہیں''۔

(حیاتِ سلطانی۔ صفحہ: ۳۰۳)

نواب سلطان جہاں بیگم کا یہ کارنامہ بھی سنہرے حروف میں لکھے جانے کے قابل ہے کہ اُنھوں نے عورتوں کو سماجی بندھن اور بیجا رسم و رواج سے نجات دِلانے کی ہر ممکن کوشش کی اور اُن کے اندر خوداعتمادی وخودشناسی کے جوہر پیدا کئے، وہ چاہتی تھیں کہ ریاست کی لڑکیاں تعلیم پائیں، اُنھیں اچھی تربیت ملے چنانچہ اِس کا احساس دِلاتے ہوئے وہ خود کہتی ہیں:

''تمہاری تعلیم مصیبت کے وقت تم کو خود اپنی مدد آپ کرنے کے قابل بنادیگی اور خدانخواستہ اگر تم میں سے کسی پر مصیبت کا وقت پڑے تو غیرت وحمیت کے ساتھ اپنی روزی پیدا کرسکو اور جب تم صاحبِ اولاد ہو تو اس کی تعلیم وتربیت اپنی گود سے شروع کرو''۔

(خطباتِ سلطانی۔ صفحہ: ۲۳۵)

نواب سلطان جہاں بیگم کے علمی مذاق اور مشغلہ تصنیف وتالیف کے اعتراف میں علامہ شبلی نعمانی، نواب وقارالملک، مولانا سید سلیمان ندوی، مولانا ابوالکلام آزاد، مولانا عبدالسلام قدوائی ندوی اور خواجہ حسن نظامی ایک زبان ہیں، مولانا آزاد کی تحریر کا ایک اقتباس ملاحظہ ہو:

''حضورِ عالیہ کی ذاتی قابلیت ولیاقت، قوتِ تدبیر، نظمِ ریاست اور علم پروری ایسے اوصافِ حسنہ ہیں، جن میں سے ہر ایک وصف انسان کے شرف وامتیاز کا بہتر نمونہ ہوسکتا ہے، اِس پر مستزاد یہ ہے کہ وہ بحیثیت مصنفہ اور اہلِ قلم کے بھی جلوہ افروز ہیں اور مسلسل مفید کتابیں اُن کی تالیف وتصنیف میں شائع ہوچکی ہیں''۔

(حیاتِ سلطانی۔ صفحہ: ۳۰۳)

اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ آخری بیگم بھوپال علم و ادب، سماجی خدمات اور علم پروری کا کتنا اعلیٰ ذوق رکھتی تھیں کہ مشاہیر بھی اِس کا اعتراف کرنے پر مجبور ہوئے۔ نواب سلطان جہاں بیگم کے بعد اُن کی بہو بیگم میمونہ سلطان کا نام بھوپال میں خاتون نثرنگار کی حیثیت سے سامنے آتا ہے، وہ نواب حمیداللہ خاں کی اہلیہ تھیں، اُن کی تعلیم وتربیت نواب سلطان جہاں نے خود کی اور ہمیشہ اپنے ساتھ رکھا، اِسی کا نتیجہ ہے کہ لکھنے پڑھنے سے اُن کا شوق بڑھتا گیا، سب سے پہلے علامہ شبلی نعمانی کے رسالہ ''بدرالاسلام'' کا ترجمہ فارسی سے اُردو میں کیا، ۱۹۱۱ء میں یوروپ اور ترکی کا سفر کیا تو وہاں کے حالات اپنے سفرنامے ''سیاحتِ سلطانی'' میں رقم کیے، میمونہ سلطان کی دوسری تصانیف میں ''ذکرِ مبارک'' اور ''خلافتِ راشدہ'' مقبول ہوکر بھوپال، علی گڑھ، حیدرآباد کے نصاب میں داخل ہوئیں، بچوں کی اخلاقی تعلیم وتربیت پر بھی کئی کتابیں شائع ہوچکی ہیں۔

بھوپال میں شاعروں کے مقابلہ میں نثرنگاروں کی کمی رہی ہے، یہاں افسانہ نگاری کا باقاعدہ آغاز نیاز فتح پوری نے کیا۔ ۱۹۱۵ء میں وہ بھوپال آئے تو گیارہ سال تک یہیں مقیم رہے، یہی اُن کی افسانہ نگاری کے عروج کا زمانہ ہے، جس نے ہم عصر قلم کاروں کو بھی اِس صنف کی طرف راغب کیا، جن میں اختر جمال، زہرہ جمال دونوں بہنیں سرِفہرست ہیں، زہرہ جمال کی کہانیوں میں جہاں اختصار ملتا ہے وہیں اختر جمال نے اپنے افسانوں میں وضاحت سے کام لیا ہے لیکن دردمندی اور انسانیت نوازی دونوں کا مشترکہ جوہر ہے، دونوں کی کہانیوں کے مجموعہ شائع ہوچکے ہیں۔ کوثر جہاں خواتین کہانی کاروں میں اپنے مجموعہ ''جادونگری'' کے وسیلہ سے مشہور ہوئیں، ان کی کہانیوں میں کرداروں کے ذریعہ انسانی اخوت ومحبت کو اُبھارا گیا ہے اور تجربے ومشاہدے کی آنچ سے کہانیوں میں گہرائی پیدا کی گئی ہے، فرحت جہاں کہانیوں کو معمولی معمولی واقعات سے سنوارنے کا ملکہ رکھتی ہیں۔ ''بازیافت'' ان کی کہانیوں کا مجموعہ ہے اس کی سبھی کہانیاں ذہن پر ایک خاص اثر چھوڑتی ہیں۔

بھوپال کی خاتون نثرنگاروں کا یہ تذکرہ صفیہ اختر کے بغیر مکمل نہیں ہوسکتا، حمیدیہ کالج کے قیام تک بھوپال میں اُن کے علاوہ عام خواتین میں سے کسی نثرنگار خاتون کا سراغ نہیں ملتا، صفیہ مجاز لکھنوی کی بہن اور جاں نثار اختر کی اہلیہ تھیں جو لکھنؤ سے براہِ گوالیار بھوپال وارد ہوئیں اور حمیدیہ کالج میں اپنے شوہر جاں نثار اختر کے ساتھ اردو تدریس سے وابستہ ہوگئیں، وہ پانچ سال سے زیادہ یہاں نہیں رہیں، تنقیدی مضامین کا مجموعہ ''اندازِ نظر'' کے علاوہ لکھنؤ، علی گڑھ اور بھوپال سے اُنھوں نے جاں نثار کے نام جو مکتوب تحریر کیے اُن کے دو مجموعے ''حرفِ آشنا'' اور ''زیرِ لب'' کے نام سے شائع ہوئے ہیں، خواجہ احمد فاروقی اِن کے بارے میں لکھتے ہیں:

''صفیہ کے خطوط میں اُن کی شخصیت گھل مل گئی ہے، وہ عصرِ حاضر کی تاریخ بھی ہیں، اُردو کا المیہ بھی، ذہن کا دریچہ بھی، دل کی کہانی بھی، یہ خطوط صفیہ اختر کو بحیثیت نثار اور مکتوب نگار زندہ رکھنے کے لیے کافی ہیں''۔ فراقؔ گورکھپوری صفیہ کے خطوط کو ''آپ بیتی'' اور ''جگ بیتی'' کا سنگم قرار دے کر تمنا کرتے ہیں کہ کاش اردو میں ایسی اور بھی کتابیں دستیاب ہوتیں''۔ کرشن چندر بھی صفیہ کے خطوط کو پڑھ کر اُنھیں ہندوستانی گھرانے کی سچی تصویر سے تعبیر کرتے ہیں اور اُن کی ادبیت کا اعتراف کرنے پر مجبور ہوجاتے ہیں، وہ صفیہ کو اپنے بھائی مجازؔ سے بڑا نثرنگار مانتے ہیں''۔ صفیہ اختر کے بعد بھوپال کی خاتون نثرنگاروں میں ایک بڑا نام ممتاز ادیبہ ڈاکٹر شفیقہ فرحت کا ہے، جنھوں نے افسانہ نویسی اور طنزنگاری میں ملک گیر مقبولیت حاصل کی، اُن کی بیانیہ تحریریں اپنے گردوپیش کی ناہمواری اور سماجی کمزوری کو جس فنکاری سے نشانہ بناتی اور زندگی کی روشن قدروں کی پاسبانی کرتی ہیں، وہ اُن کا ہی حصّہ ہے۔ پروفیسر شفیقہ فرحت کے انشائیوں کے ۱۹۸۱ء سے ۲۰۰۳ء تک چار مجموعے ''لو آج ہم بھی''۔ ''رانگ نمبر''، ''گول مال'' اور ''ٹیڑھا قلم'' شائع ہوئے ہیں، اِن کے علاوہ متعدد تنقیدی مضامین، ریڈیائی ڈرامے اور خاکے بھی اخبارات ورسائل کی زینت بن چکے ہیں، زبان وادب کی تدریس کے ساتھ اپنی ترقی پسندانہ فکرونظر سے وہ بھوپال کے ادبی حلقوں میں ایک امتیازی مقام کی مالک بن گئی تھیں۔

بھوپال کی نثرنگاروں میں محترمہ طیبہ بی صاحبہ کا نام سنہرے حروف میں لکھے جانے کے قابل ہے، موصوفہ نے درس وتدریس کے علاوہ تصنیف وتالیف میں حصّہ لیا، اُن کی کتاب ''تاریخ فرمانروایانِ بھوپال'' اپنے موضوع اور مواد کے لحاظ سے قدر کی نگاہ سے دیکھی جاتی ہے، یہ کتاب اگرچہ نصابی ضرورتوں کے پیشِ نظر لکھی گئی مگر اِس میں سابق ریاست بھوپال کا جائے وقوع، جغرافیائی اہمیت، حکمرانوں کے فلاحی کام، خصوصیت سے بیگمات بھوپال کے عہدِ زرّیں کو رقم کرکے اُس کی خصوصیات کو اِس طرح بیان کیا گیا کہ نوابی دور کی جیتی جاگتی تصویر آنکھوں کے سامنے پھرجاتی ہے اور آج کے جمہوری حکمرانوں کے مقابلہ شخصی حکمرانی کا امتیاز واضح ہوجاتا ہے۔

ڈاکٹر رضیہ حامد کے نثری کام کی طویل فہرست میں نواب صدیق حسن خاں کی حیات وخدمات پر تحقیقی کتاب، افسانوں کا مجموعہ ''لمحوں کا سفر'' کے علاوہ دیگر تحقیقی وتنقیدی مضامین کا مجموعہ شامل ہیں، وہ پچیس برسوں سے سہ ماہی رسالہ ''فکروآگہی'' مرتّب کررہی ہیں، جس کے ضخیم نمبروں نے ملک گیر شہرت ومقبولیت حاصل کی ہے اِن میں بھوپال نمبر اپنے مواد کے لحاظ سے سرِفہرست ہے، رسالہ کا محمد احمد سبزواری نمبر، بشیر بدر نمبر، اختر سعید خاں نمبر، مسلم یونیورسٹی نمبر، رفعت سروش نمبر، بیکل اُتساہی نمبر شائع ہوچکے ہیں، اُن کے افسانوں میں روانی اور شائستگی کے ساتھ معاشرہ کی وہ تصویریں ملتی ہیں جو صحت مند قدروں کی نمائندہ اور انسانی جذبات و احساسات سے آراستہ ہیں۔ نواب شاہجہاں بیگم اور نواب سلطان جہاں بیگم پر بھی اُن کتابیں شائع ہوچکی ہیں۔ پروفیسر عارفہ سیمیں جنھیں برکت اللہ یونیورسٹی بھوپال کے شعبہ عربی کی سربراہ ہونے کے ساتھ ساتھ آرٹس فیکلٹی کی ڈین ہونے کا اعزاز حاصل ہوا، نثرنگاری میں اپنی صلاحیتوں کا مظاہرہ کرچکی ہیں، عربی سے اردو ترجمہ پر مشتمل مضامین کے تین مجموعے شائع ہوچکے ہیں۔ اُردو کے مشہور طنزومزاح نگار تخلص بھوپالی کی ہمشیرہ، رشیدہ بیگم اپنے بھائی کے رنگ میں لکھنے پر قادر ہیں، جو شائع بھی ہوتا رہا ہے لیکن اُن کی تحقیقی کاوش ''اردو نثر کے طنزیہ ومزاحیہ ادب میں بھوپال کا حصّہ'' اِس لیے قابل ذکر ہے کہ بھوپال کے پیش رو طنز ومزاح نگاروں کا اِس میں جائزہ ملتا ہے غالباً ایم.اے. کے لیے یہ اُن کا تحقیقی مقالہ ہے جس کو شائع کرنے سے پہلے بعد کی نسل کو بھی اُس میں شامل کرلیا جاتا تو اِس میں تشنگی کا احساس نہیں ہوتا۔ ڈاکٹر انیس سلطانہ خواتین نثرنگاروں میں کئی حیثیتوں کی مالک ہیں، اُن کی زندگی کا بڑا حصّہ کالج میں طالبات کو اردو پڑھانے میں گزرا، ''بھوپال میں تحقیق وتنقید کا ارتقاء'' پر ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی، ''قصور معاف'' اُن کے انشائیہ، مزاحیہ اور طنزیہ مضامین کا مجموعہ ہے جو ۲۰۰۳ء میں شائع ہوا، لکھنے و پڑھنے سے گہری رغبت کے باعث وہ خواتین نثرنگاروں میں اپنی جداگانہ شناخت قائم کرچکی ہیں، اُن کی نثر کی شگفتگی کا ادب کے کئی نباض اعتراف کرچکے ہیں۔ ڈاکٹر کشور سلطان کی عمر وفا کرتی تو نثر میں اُن کے جوہر اور کُھلتے، پھر بھی ''جاں نثار اختر حیات وفن'' کے عنوان سے کتابی صورت میں اُن کا تحقیقی کام کافی اہم ہے، اس کے علاوہ پریم چند پر اُنھوں نے کام کیا ہے، اردو تدریس کے ساتھ کشور سلطان کے لکھنے کا ذوق آخر تک جاری رہا۔ کوثر جہاں کو ہمعصر خواتین کہانی کاروں میں اس لیے اوّلیت کی مستحق ہیں کہ اُن کے افسانوں کا مجموعہ ''جادونگری'' شائع ہوگیا ہے، اس کی کہانیوں میں کردار کے وسیلہ سے انسانی محبت اور اخوت کو اُجاگر کیا گیا ہے، فرحت جہاں اپنی کہانیوں کو معمولی معمولی واقعات سے خوب سنوارتی ہیں اور چھوٹے چھوٹے جملوں میں انسانی نفسیات کو بیان کردیتی ہیں، خواتین نثر نگاروں میں ڈاکٹر ارجمند بانو افشاں کا تحقیقی کام ''ریاستِ بھوپال اور مشاہیرِ اردو'' شائع ہوچکا ہے۔ اُن کے تنقیدی مضامین بھی معیاری ہوتے ہیں۔ ڈاکٹر صفیہ ودود، ڈاکٹر بلقیس جہاں اور حدیقہ بیگم مرحومہ کے بغیر خاتون نثرنگاروں کا یہ ذکر مکمل نہیں ہوسکتا۔ تینوں نے تحقیق وتنقید میں طبع آزمائی کی ہے۔ جبکہ خالدہ بلگرامی بیس سال تک اردو کی مختلف روزناموں میں کام اور مضمون نگاری کرکے ایک منفرد شناخت بناچکی ہیں۔

اِسی سلسلہ کا ایک اہم نام وسیم بانو قدوائی کا ہے جنھوں نے حقیقت میں اپنے ناول اور افسانوں سے بھوپال کی نثر کو مالامال کردیا، ضرورت اِس کی ہے کہ بھوپال کی اِس کہنہ مشق نثرنگار پر تحقیقی کام ہو تاکہ اُن کی افسانہ نگاری اور ناول نویسی کا صحیح مقام متعین ہوسکے۔ اسی طرح خواتین افسانہ نگاروں میں اہم نام ذکیہ سلطان حزیںؔ کا ہے، جو کافی مقبول ہوا، سلطانہ حجاب صحافت وشاعری دونوں شعبوں میں مخصوص شناخت کی مالک ہیں۔ جب کہ ڈاکٹر رفعت سلطان نے مفکرِ اسلام مولانا ابوالحسن علی ندوی پر تحقیقی کام کیا جو ابھی شائع نہیں ہوا لیکن ایک کتاب بشیر بدر نئی آواز منظرِ عام پر آگئی ہے۔ اُردو میں خواتین کی خودنوشت سوانح عمریاں کے زیر عنوان ڈاکٹر شبانہ سلیم کا تحقیقی کام بھی شامل ہوگیا ہے۔ ڈاکٹر پری بانو نے محترم اختر سعید خاں پر تحقیقی کام کیا ہے، پروفیسر طاہرہ عباس، ڈاکٹر فیروزہ یاسمین، ڈاکٹر شمسہ عارف نے نثرنگاری میں اپنے جوہر دِکھائے ہیں، اِس سلسلے کی مزید تفصیلات اِسی عنوان سے میرے دوسرے مضمون میں آچکی ہیں۔

راقم (مرضیہ عارف) کے ۲۸ سالہ نثری کاوش کا نتیجہ تحقیقی، تنقیدی، سماجی اور شخصی مضامین کے دو مجموعے ''بساطِ فکر'' (۲۰۰۰ء) اور ''کاوشِ فکر'' (۲۰۱۶ء) ہیں، ''قرآن کریم کے قسموں کا ادبی و سائنسی جائزہ'' کے زیرعنوان تحقیقی کام اور سفرنامہ حج شائع ہوچکے ہیں۔ خالدہ بلگرامی صاحبہ اِن مضامین کا تجزیہ کرتے ہوئے لکھتی ہیں ''مرضیہ عارف نے خواتین کی کیفیت وہیئت کو بیان کرنے اور اُن کے مسائل کو چھیڑنے پر خاص توجہ دی ہے، وہ تنقید و تحقیق سے بھی گہری دلچسپ رکھتی ہیں''۔ بھوپال کی خواتین نثرنگاروں کے اِس اجمالی جائزہ سے یہ حقیقت واضح ہوجاتی ہے کہ نثرنگار خواتین کی تعداد مردوں کے تناسب میں کم نہیں بلکہ اس شعبہ میں خواتین کی دلچسپی، لگن اور انہماک لائق اطمینان اور قابلِ تحسین ہے۔

وی۔ہب کی عمارت مثالی تعمیر کی جائے: چیف منسٹر

حیدرآباد۔ چیف منسٹر ریونت ریڈی نے مثالی بلڈنگ کے طرز پر وی۔ ہب کو تعمیر کرنے کی متعلقہ عہدیداروں کو ہدایت دی۔ حیدرآباد کے انٹیگریٹیڈ کمانڈ کنٹرول سنٹر میں آج چیف منسٹر نے عہدیداروں کا اجلاس طلب کرکے اے آئی ہب ٹی اسکوائر کی ترقی کی جائزہ لیا۔اجلاس میں ریاستی وزیر صنعت و آئی ٹی ڈی سریدھر بابو، اسپیشل چیف سکریٹری جیش رنجن، سنجے کمار، چیف منسٹر کے او ایس ڈی وی سرینواسلو، ٹی جی آئی آئی سی کے ایم ڈی ششا نک، ٹی فائبر کے ایم ڈی وینو پرساد، محکمہ آئی ٹی کے ڈپٹی سکریٹری بھویش مشرا و دیگر عہدیدار بھی موجود تھے۔چیف منسٹر نے وی ہب کی تعمیرات کے معاملہ میں عہدیداروں سے تفصیلات حاصل کیں۔انہوں نے کہا کہ معیاری تعمیرات میں کوئی بھی سمجھوتہ قابل قبول نہیں ہوگا۔نومبر کے اواخر تک وی ہب کی تعمیری کاموں کا آغاز کرنے کی ہدایت دی اور کہا کہ وی ہب کی تعمیر کیلئے جائیکا فنڈ حاصل کرنے ہر ممکن کوشش کریں۔ وی ہب کی تعمیرات میں تمام احتیاطی اقدامات کئے جائیں۔ وسیع تر پارکنگ انتظامات کئے جائیں تاکہ پارکنگ میں کوئی دشواری پیش نہ آئے۔وی ہب میں ایپل جیسی انٹرنیشنل برانڈس کے آوٹ لیٹس قائم کرنے عہدیدار ہر ممکن کوشش کریں۔ یوٹیلیٹی زون قائم کرکے وی ہب کو 24 گھنٹوں تک کام کرنے والے ادارہ میں تبدیل کریں۔اے آئی عارضی ہب کے قیام کیلئے انجینئرنگ اسٹاف کالج کی عمارتوں کا معائنہ کیا جائے۔ اے آئی ہب کیلئے کارپس فنڈ کا انتظام کیا جائے۔مشہور کمپنیوں کے نمائندوں سے ملاقات کرکے سرمایہ کاری کو یقینی بنانے اقدامات کئے جائیں۔ چیف منسٹر نے کہا کہ ریاست کی انڈسٹری پالیسی سے سرمایہ کار بڑے پیمانے پر متاثر ہو رہے ہیں۔شہر و مختلف اضلاع میں اپنا سرمایہ لگانے دلچسپی کا اظہار کررہے ہیں۔عہدیداروں کی ذمہ داری ہے کہ کمپنیوں کے قیام کیلئے منظوری میں تیزی پیدا کی جائے اور حکومت کی جانب سے مکمل تعاون کیا جائے۔

کانگریس حکومت بی سی تحفظات کیلئے سنجیدہ: مہیش کمار گوڑ

حیدرآباد۔ صدر تلنگانہ پردیش کانگریس کمیٹی مہیش کمار گوڑ نے کہا کہ کانگریس بی سی طبقات کو 42 فیصد تحفظات فراہم کرنے کے لئے سنجیدہ ہے۔حکومت اس معاملہ میں تمام اقدامات کررہی ہے۔ ہائی کورٹ کی جانب سے جی او 9 پر حکم التواء عائد کردیا گیا ہے جس کو سپریم کورٹ میں چیالنج کرنے کا حکومت سنجیدگی سے جائزہ لے رہی ہے۔انہوں نے کہا کہ بی سی تحفظات میں رکاوٹ کے لئے بی آر ایس اور بی جے پی دونوں ذمہ دار ہیں۔ایک طرف یہ دونوں جماعتیں سیاسی فائدہ اٹھانے کے لئے بی سی تحفظات کے حق میں ہونے کا دعویٰ کررہی ہیں، دوسری طرف ہائی کورٹ میں رکاوٹوں کے ذمہ دار بن رہے ہیں۔مہیش کمار گوڑ نے کہا کہ کانگریس پارٹی نے اسمبلی انتخابات میں ہی بی سی طبقات کو 42 فیصد تحفظات فراہم کرنے کا وعدہ کیا تھا اور اس کو عملی جامہ بھی پہنایا ہے۔ پہلے ذات پات کا سروے کیا گیا، اس کی بنیاد پر بی سی کمیشن کے ذریعہ عوامی سماعت کا اہتمام کیا گیا، کابینہ میں منظوری دی گئی، اسمبلی اور کونسل میں بلز منظور کئے گئے، جس کے بعد مقامی انتخابات کرائے گئے لیکن مخالف بی سی تحفظات طاقتوں نے ہائی کورٹ سے رجوع ہوکر 42 فیصد تحفظات پر روک لگادی ہے جس کی کانگریس سخت مذمت کرتی ہے۔انہوں نے کہا کہ بی سی طبقات کے بلز گورنر کے پاس زیر التواء ہیں۔گورنر کا انتخاب کون کرتے ہیں عوام اچھی طرح جانتے ہیں۔مہیش کمار گوڑ نے کہا کہ تین قوانین اور ایک آرڈیننس گورنر کے پاس ایک نہیں بلکہ 6 ماہ سے زیر التواء ہیں۔ بی سی طبقات کے منہ تک آئے نوالے کو زبردستی چھین لیا گیا ہے جس سے ریاست کے بی سی طبقات میں ناراضگی پائی جاتی ہے لیکن کانگریس پارٹی اس معاملہ میں سنجیدہ ہے، بی سلی تحفظات پر عمل آوری تک مقامی اداروں کے انتخابات نہ کرانے پر غور کیا جارہا ہے۔صدر تلنگانہ پردیش کانگریس کمیٹی نے کہا کہ پانی کے معاملہ میں بی آر ایس کے رکن اسمبلی ہریش راؤ حکومت پر جھوٹے اور بے بنیاد الزامات عائد کررہے ہیں جبکہ کانگریس حکومت دریائے کرشنا اور گوداوری کا تلنگانہ کو حاصل ہونے والے پانی کا ایک ایک قطرہ حاصل کرنے کے لئے کوشش کررہی ہے۔

یوپی اے دور حکومت کے قوانین کو کمزور کرنے کا مودی حکومت پر الزام

آر ٹی آئی قانون پر عمل آوری سے انحراف، جہدکاروں پر حملے، مہیش کمار گوڑ کی پریس کانفرنس

حیدرآباد۔صدر پردیش کانگریس مہیش کمار گوڑ نے الزام عائد کیا کہ یو پی اے دور حکومت میں عوام کی بھلائی کے لئے کی گئی قانون سازی کو موجودہ مودی حکومت غیر اہم بناتے ہوئے عمل آوری سے گریز کررہی ہے۔گاندھی بھون میں میڈیا سے بات چیت کرتے ہوئے مہیش کمار گوڑ نے کہا کہ ڈاکٹر منموہن سنگھ دور حکومت میں سرکاری محکمہ جات کی کارکردگی بہتر بنانے اور عہدیداروں کو جواب دہ بنانے کے لئے قانون حق معلومات (RTI) ایکٹ تیار کیا گیا تھا لیکن مودی حکومت نے اس قانون کو کمزور کردیا ہے۔یو پی اے دور حکومت میں فارسٹ رائٹس ایکٹ اور فوڈ سیکوریٹی ایکٹ مدون کیا گیا تھا لیکن موجودہ حکومت دونوں قوانین کو نظرانداز کرچکی ہے۔انہوں نے کہا کہ عوام کو حق معلومات سے محروم رکھنے کے لئے مودی حکومت نے قومی سطح پر مکمل کمیشن تشکیل نہیں دیا۔11 رکنی کمیشن کی جگہ محض 2 ارکان کا تقرر کیا گیا ہے۔انہوں نے کہا کہ اکتوبر 2005 میں حق معلومات قانون کا نفاذ عمل میں آیا

استغفار میں ہر پریشانی اور مشکل کا حل پوشیدہ

شاہی مسجد باغ عام میں مولانا احسن بن محمد الحمومی کا خطاب

حیدرا?باد۔ مولانا ڈاکٹر احسن بن محمد الحمومی امام وخطیب شاہی مسجد باغ عام نے کہا کہ والدین اپنی اولاد کے لیے بددعا نہ کریں۔ان کی غلطیوں پر انھیں مناسب تربیت کے ساتھ درگزر کریں۔ہمیں اپنی اولاد کی نیکی کے گواہ بننا چاہیے۔اس کو دنیا میں فرمابرداری کا سرٹیفکیٹ دے کر جائیے۔ایک دوسرے کو معاف کرنا، درگزر کرنا اور ایک دوسرے سے صلح صفائی کا معاملہ کرنا بہت بڑی عادت ہے۔معاف کرنے سے خود پروردگار عالم کو خوشی ہوتی ہے، کیونکہ معاف کرنا اللہ کی صفت ہے۔خود حضور اکرم ? کا معمول یہ رہا کہ ا?پ ? روزانہ اللہ سے ستر گناہ معافی چاہتے تھے۔حضور اکرم ? کی ذات سے گناہ کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا۔ایسے میں حضور اکرم ? سے پوچھا گیا کہ ا?پ باوجود معصوم ہونے کے توبہ واستغفار کرتے ہیں؟ حضور اکرم ? نے فرمایا کہ میں کیوں نہ اللہ کا شکر ادا کروں۔ہم میں سے بہت سے لوگ پریشان رہتے ہیں۔عام طور پر لوگوں کے یہ ان چند مسائل ہیں؛ جن میں عام ا?دمی گھرا رہتا ہے جیسے: ا?مدنی ناکافی ہے، لوگ معاشی تنگی میں مبتلا رہتے ہیں۔بعض لوگ اولاد نہ ہونے کی وجہ سے پریشان رہتے ہیں۔کسی کے یہاں لڑکیوں کی شادی نہیں ہورہی ہیں۔کوئی قرضوں میں مبتلا ہے۔ جب کہ اللہ فرماتے ہیں کہ لوگوں اللہ سے معافی چاہو اللہ معاف کرنے والا اور خوب عطا کرنا والا ہے۔اللہ سے ہمیشہ معافی مانگتے رہنے کا فائدہ یہ ہے کہ اس سے اللہ معاف فرمادیتے ہیں۔اللہ سے معافی چاہنے کا دوسرا فائدہ یہ کہ اللہ معافی چاہنے والے کو کبھی بھی تنگی یا قحط سالی میں مبتلا نہیں کرتے۔اس کا تیسرا فائدہ یہ ہے کہ اللہ مال کے ذریعہ مدد کرے گا۔ یہ استغفار کا بڑا فائدہ ہے۔ہم جس چیز کے لیے رات دن ایک کرتے ہیں اور ہمیشہ دوڑ دھوپ کرتے ہیں، اس کا راز تو استغفار میں چھپا ہوا ہے۔استغفار سے اللہ اولاد نرینہ بھی عطا فرمائے گا۔استغفار کا ایک اور فائدہ یہ بھی ہے کہ اللہ استغفار کرنے والوں کو جنت اور اس کے باغات عطا کرے گا اور زندگی بھی باغ باغ کردے گا۔ایک مومن کے لیے استغفار بہت بڑی دولت اور مسائل کے حل کے لیے بڑا ہتھیار بھی ہے۔اس لیے اللہ سے بار بار معافی چاہیے۔استغفار سے حالات درست ہوتے ہیں، معافی سے لوگوں کے درمیان نااتفاقی ختم ہوجاتی ہے۔میاں بیوی کے جھگڑے ختم ہوتے ہیں۔اپنے بچوں، دوستوں، بیوی، بھائیوں، بہنوں، رشتہ داروں اور سب کے ساتھ عفوو درگزر اور معافی کا رویہ اختیار کریں۔اللہ تعالی قرا?ن میں ایک جگہ فرماتے ہیں کہ لوگوں معاف کرو اور دل کو صاف کرو، کیا تم یہ نہیں چاہتے ہیں کہ اللہ تمہیں بھی معاف فرمادے۔ا?ج ہمارے اندر اتنی بخالت ا? گئی ہے کہ ہم چھوٹی چھوٹی باتوں پر لوگوں سے خفا ہوجاتے ہیں۔اپنے دل کو بڑا کیجئے اور لوگوں کو معاف کرنے کی عادت ڈالیے۔اگر ہم لوگوں کو معاف نہیں کریں تو اللہ سے کیسے امید رکھی جائے تو وہ ہمیں معاف کردے۔لوگوں کو معاف کرکے اللہ سے معافی چاہیے۔اللہ ضرور معاف کرے گا۔

Editor Printer, Publisher & Owner by MOHD ATHER RAHEEM Published from FALAKNUMA NEWS Urdu Weekly 19-4-276/5/A
Flat No 502.5th Floor Lakeview Residency,Baquar Nagar,BNK Colony,Miralam Tank Hyderabad 500 064. Printed at RIYAZ PRINTING PRESS
#22-8-161 Behind Nayaab Hotel Chatta Bazar,Hyderabad-500002 Telangana.Head Office Contact No.04045375318,www.falaknumanews.in